وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور اچھے
کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا کے) فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد

فی

شرح العقائد

اصل رسالہ اعتقادیہ

از قلم حقیقت رقم

حضرت صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہا والمحدثین جناب
شیخ ابو جعفر محمد بن علی ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم رسالہ

فاضل محقق مولانا سید منظور حسین بخاری مرحوم

شارح رسالہ

صدر المحققین، سلطان المتکلمین سرکار علامہ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مجتہد العصر والزمان مدظلہ

ناشر
منیجر مکتبۃ السبطین ۲۹۶ / ۹-بی سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک بی سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور اچھے اچھے کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً خدا کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد فی شرح العقائد

جس میں

تمام شیعہ عقائد و مسلمات کو قرآن کریم، احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے اور دیگر فرقہائے اسلام کے مقابلہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے شیعہ اصول و عقائد کی برتری واضح کی گئی ہے اور ہر ہر موضوع پر ملاحدہ و منکرین کے جملہ شکوک و شبہات کو عقلی و نقلی ادلہ سے علوم قدیمہ اور جدیدہ کی روشنی میں رد کیا گیا ہے

سرکار صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی علیہ الرحمۃ

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی علی رؤس المومنین

۲۹۶ - بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ثنائی پریس بلاک نمبر 1 سرگودھا

فون 71868

مسندِ رسولؐ کے وارث ہیں اور انؑ کے منصب پر ان کے قائم مقام ہیں جنہیں اصطلاحِ شریعت میں خلیفہ و امام کہا جاتا ہے۔ وھو اوضح من ان یخفیٰ۔

دوسری روایت شریفہ

کتاب کفایۃ الاثر، ینابیع المودۃ وغیرہ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ جب آیت مبارکہ اولی الامر نازل ہوئی تو میں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کی۔ یارسول اللہ عرفنا اللہ ورسولہ فمن اولوالامر الذین قرن اللہ طاعتہم بطاعتک؟ یارسولؐ اللہ ہم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو تو پہچان لیا ہے۔ مگر یہ اولوالامر کون ہیں۔ جن کی اطاعت کو خداوندِ عالم نے اپنی اطاعت کے ساتھ مقرون کیا ہے؟ فقال رسول اللہ ھم خلفائی یا جابر وائمۃ المسلمین بعدی اولھم علیؑ بن ابی طالب ثم الحسنؑ ثم الحسینؑ ثم علی بن الحسینؑ ثم محمد بن علیؑ المعروف فی التوراۃ بالباقرؑ وستدرکہ یا جابر فاذا لقیتہ فاقرءہ منی السلام ثم الصادق جعفرؑ بن محمدؑ ثم موسیٰؑ بن جعفرؑ ثم علیؑ بن موسیٰ ثم محمدؑ بن علیؑ ثم علیؑ بن محمدؑ ثم حسنؑ بن علیؑ ثم سمی وکنیی حجۃ اللہ فی ارضہ و بقیتہ فی عبادہ ابن الحسنؑ بن علیؑ ذلک الذی یفتح اللہ علی یدیہ مشارق الارض ومغاربھا۔ اس حدیث کا مطلب اس قدر واضح و آشکار ہے کہ ترجمہ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ پس جب سرکارِ ختمی مرتبتؐ نے اپنے حقیقی خلفاء و اوصیاء کی نام بنام معرفی کرا دی ہے تو اب بھی ان کی خلافت و امامت کا اقرار و اعتراف نہ کرنا فماذا بعد الحق الا الضلال کا مصداق ہی ہو سکتا ہے!

عقیدۂ مہدیؑ کا اتفاقی ہونا

جہاں تک تاریخ مذاہب و ادیانِ عالم کے مطالعہ کا تعلق ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب یہود ہو یا نصاریٰ، ہندو ہو یا زرتشت وغیرہ۔ غرضیکہ تمام مذاہب و ادیان میں کسی نہ کسی رنگ میں ایک مصلح اعظم کے آنے کا تخیل موجود ہے۔ بالخصوص اہل اسلام کا تو حضرت مہدیؑ کے ظہور پر اتفاق ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ اس کی بعض خصوصیات میں قدرے اختلاف ہے۔ عقلِ سلیم بھی یہی فیصلہ کرتی ہے کہ جس مذہب کی بنیاد ہی خدا کی قدرت اور عدالت پر ہے۔ بایں ہمہ دنیا میں ظلم و جور، باطل پرستی اور ناحق کوشی کا دور دورہ ہے۔ اس لئے اسی دنیا میں ایک ایسا دور ضرور آنا چاہیئے جس میں صفحۂ عالم سے ظلم و جور حرفِ غلط کی طرح مٹ جائے اور عدل و انصاف کا دور دورہ ہو۔ یہ مقصد آنجنابؑ کے ظہور کے وقت ہی کما حقہ پورا ہو سکتا ہے جیسا کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ ذلک الیوم حتی یبعث رجل من اھلبیتی اسمہ اسمی یملأ الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً (ترمذی